بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

ید اللہ علی الجماعۃ. ترمذی

لا جماعۃ الا بامارۃ. دارمی

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: حافظ عارف سلمان روپڑی

جلد 54 | جمعۃ المبارک 13 صفر 1431ھ 29 جنوری تا 4 فروری 10 | شمارہ 4 | فون: 7656730 فیکس: 7659847

اصل حقیقت بدعات ورسوم میں مستور ہو کر رہ گئی

اگر ہماری مجلسیں تاریک ہوتیں ہماری اینٹ اور چونے کے مکانوں کو زیب وزینت کا ایک ذرہ بھی نصیب نہ ہوتا، ہماری آنکھیں رات رات بھر مجلس آرائیوں میں نہ جاگتیں، ہماری زبانوں سے ماہ ربیع الاول کے حوالے سے دنیا ایک حرف بھی نہ سنتی لیکن ہماری روح کی آبادی معمور ہوتی، ہماری دل کی بستی نہ اجڑتی اور ہماری زبانوں سے نہیں بلکہ ہمارے خصائل حمیدہ، اخلاق کریمہ اور اعمال حسنہ کے اندر سے ''اسوہ حسنہ نبوی'' کی مدح وثنا کے ترانے اٹھتے، دنیا ہم کو ہمارے اعمال کو ہمارے حسن معاملات، شریفانہ عادات، مخلصانہ عبادات واطاعات وصدق مقالات کو دیکھ کر اعزاز وتکریم کی صداؤں میں پکار اٹھتی کہ یہ خیر الامم ''امت مسلمہ'' ہے

''تم دنیا کی بہترین امت ہو، جس کو خدا نے دنیا کی ہدایت کے لیے نمایاں کیا، کیونکہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو (البقرۃ:110)

لیکن افسوس! کہ جس کی یاد میں ہم مجلسیں منعقد کر رہے ہیں، اس کی عزت کے لیے ہمارا وجود ہے جس کی مدح وثنا میں صدائیں بلند کرتے ہیں، اور جس کی یاد کا ہماری زبانیں دعویٰ کرتی ہیں، اس کی فراموشی کے لیے تقریباً ہمارا ہر عمل گواہ ہے، اس نے کہا:

''مسلمانو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور اللہ کے صریح احکام کے ہوتے ہوئے پھر بھی اختلاف کیا'' (آل عمران:105)

اس نے تفریق وتحزب کو معصیت قرار دیا، لیکن ہم نے اس کو اصل اسلام بنا لیا، اس نے اتحاد کلمۃ المسلمین کی دعوت دی لیکن ہم نے افتراق بین المسلمین کی بنیادیں استوار کیں، اس نے کہا: ''اگر تم اللہ سے محبت کرنے کے دعویٰ میں صادق ہو تو میری اطاعت کرو پھر خدا بھی تم سے محبت کرے گا'' (آل عمران:31)

لیکن ہم نے سنت پر عمل کرنے والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا۔ ہم نے کوشش کی کہ ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے۔ اللہ کی مسجدوں کے دروازے ان پر بند کر دیے جائیں۔ اس نے کہا کہ تمہارا اللہ کہتا ہے: ''آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور اسلام تمہارے لیے پسندیدہ مذہب قرار دیا'' (المائدہ:3)

لیکن ہم نے دین کے ہر حصے کو ناقص سمجھ کر ایسی ایسی بدعات اسلام میں مذہب کے نام سے رائج کر دیں کہ بدعات اور رسوم سے پاک وصاف اسلام کا پتہ چلانا مشکل ہو گیا اور اصل حقیقت بدعات ورسوم پرستی میں مستور ہو کر رہ گئی، جس کا نتیجہ وہی ہوا جو اس صادق ومصدوق نے فرمایا: ''جو قوم جس قدر بھی بدعات میں مبتلا ہوتی ہے، اسی قدر اللہ ان سے اتباع سنت کو اٹھا لیتا ہے'' (مسند احمد)

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.info

اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے والے

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ مامن یوم یصبح العباد فیه إلاملکان ینز لان فیقول أحدھما اللّٰھم أعط منفقا خلفاویقول الآخر اللّٰھم أعط ممسکا تلفا۔

[متفق علیه]

’’حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہر صبح جب بندے دن کا آغاز کرتے ہیں تو آسمان سے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان دونوں میں سے ایک دعا کرتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کے بدلہ میں مزید مال عطا کر اور دوسرا بددعا کرتا ہے کہ اے اللہ تیرے راستہ میں خرچ نہ کرنے والے کے مال کو تلف (ختم) کر دے‘‘

مذکورہ بالا فرمان نبوی ﷺ میں اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے والے کے لئے بشارت ہے کہ اللہ کی نورانی مخلوق فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اس کے مال کیلئے خیر وبرکت کی دعا کرتا ہے اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا بڑا عمل جلیل ہے معاشرہ میں کئی ایسے افراد اور گھرانے پائے جاتے ہیں جو لوجہ اللہ بے لوث مستحق افراد یا دینی اداروں و مراکز کے ساتھ خرچ کرنے میں بڑے فراخ دل ثابت ہوئے ہیں انکے پیش نظر صرف یہی ہوتا ہے کہ ہمارا خرچ کردہ مال صحیح و جائز مقام پر صرف کیا جائے تاکہ ہمارے لئے یہ صدقہ جاریہ بن جائے۔ایک اور روایت (حدیث قدسی) میں حضرت ابوھریرۃؓ ہی اس کے راوی ہیں،

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے تو میرے راستہ میں خرچ کر میں تیرے اوپر خرچ کروں گا‘‘ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے قرآن وسنت میں بڑی بڑی بشارتیں عطا کی گئیں ہیں اور بخل و کنجوسی اور حرص وطمع کی بڑی مذمت آئی ہے۔اللہ کریم ہمیں انفاق فی سبیل اللہ جیسی صفت سے متصف کردے۔ (آمین)

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54 ☆ شمارہ 4
13: صفر ☆ 1431ھ
29. جنوری ☆ 2010ء
C.P.L - 104

فون: 7656730 / 7670968 فیکس: 7659847

اداریہ

پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ

حسن اعمال سے خالی نظر آیا کردار

عزیزم نوید منیر نے بتایا کہ میسیج ملا ہے۔ ''اس (صفر کے) مہینے میں 80 ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں اس لیے زیادہ سے زیادہ صدقہ کریں'' کون جاہل ایسے پیغام بھیجتا ہے اور آگے پھیلانے کا حکم کرتا ہے صدقہ تو جب بھی توفیق ملے کرتے رہنا چاہیے صفر المظفر کے مبارک مہینے میں بلائیں کیوں اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نہ تو ظالم ہے اور نہ ہی بندوں پر ظلم کا ارادہ رکھتا ہے ''وَمَا اللّٰہُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ'' یہ تو ہم بندے ہیں جو ایک دوسرے پر ظلم روا رکھتے ہیں رسول رحمت ﷺ نے فرمایا ظلم (کرنے سے) بچو کہ قیامت کے دن کے اندھیروں میں سے اندھیرا ہے مظلوم کی بددعا سے بچو کہ اللہ کا عرش ہل جاتا ہے ذرا سا بھی ظلم معاف نہ ہوگا۔ ''وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ'' اور ذرۃ شرا یرہ۔ جہاں بھلائی کا ذرہ نجات کا ذریعہ بن سکتا ہے وہاں شر کا ذرہ عذاب کا باعث بن جائے گا۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ کے بارہ بچے تھے ایک مزدور کی تنخواہ میں گذارا کرتے تھے۔ ایک دن بچیوں نے منہ پر کپڑا رکھ کر بات کی خلیفہ (باپ) نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ...... آج روٹی...... پیاز سے کھائی ہے اللہ اکبر امانت دیانت کا کتنا عمدہ معیار ہے امراء وزراء کے بچوں نے زرق برق لباس پہنے لیکن خلیفہ کے بچوں نے وہی پرانے کپڑے دھلے ہوئے پہنے تھے۔ کیونکہ عید پر سیکرٹری خزانہ نے مہینے کی پیشگی تنخواہ نہ دی تھی کہ آپ پیشگی تنخواہ والے مہینے کی اپنی زندگی کی گارنٹی نہ دے سکتے تھے اللہ اکبر! اپنے بیٹے عبدالمالک سے فرمایا تکلیف ہو رہی ہوگی؟ باپ کیسا سخت ہے نیا جوڑا نہ دلوا سکا۔ بیٹے نے عرض کیا ''ابا جانی! میرا سر خوشی سے بلند ہوگیا کہ میرے باپ نے امت کے خزانے میں خیانت نہ کی۔ گھر پہ بوجھ ڈال دیا۔ مسلمانوں کا حق نہ چھینا ڈاکہ نہ ڈالا۔ ہم مطمئن ہیں جو کیا باپ نے ٹھیک کیا۔ الحمدللہ''

ہمارا المیہ یہ ہے کہ مال بناتے ہیں اعمال نہیں بناتے ایمان نہیں بناتے۔

مل خزانہ پاس ہے تیرے لیکن اطمینان نہیں
اطمینان کہاں سے آئے جب دل میں ایمان نہیں

بیماریوں سے بچنے کے لیے فلور کا پانی
ابلا ہوا پانی یا مہنگا بوتلوں کا پانی بلکہ جوس پیتے ہیں

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی: مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر: شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ: حافظ حسن یوسف
0321-4025503

فہرست

اداریہ 3
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ آل عمران 6
محبوب پیغمبر ﷺ کا محبوب عمل 8
کائنات اسلام کے نقطہ نظر سے 9
گستاخ کون کی بحث بند کریں 13
اٹھو ورنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی 14

زرتعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ ''تنظیم اہلحدیث'' رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

آلودگی سے خوراک کو بچاتے ہیں جب

کہ روحانی لحاظ سے آلودہ کیوں مزے لے لے کر کھاتے پیتے ہیں؟

مٹی کینچوے بسم اللہ پڑھ کر کھا پی نہیں جاتے کہ پیٹ میں کیڑے نہ پڑ جائیں لیکن روح میں کیڑے پڑ جائیں اس کی پرواہ نہ ہے اکبر چوک کے ایک جنرل سٹور سے خریدے ہوئے جوس کے متعلق شازیہ اسلم کے انکشاف نے حیران کر دیا۔ٹن پیک پر لکھا ہوا تھا MADE WITH REAL BEER یعنی اس پیک جوس میں 11% شراب مکس تھی شراب کے متعلق ہر چیز اور ہر فرد پر لعنت کا اعلان اسلام نے کیا ہے کیا ہم نے بھی کبھی دیکھا کہ کیا کھا رہے ہیں؟ پی رہے ہیں؟ لاہور میں مردار مرغیاں اور گوشت سپلائی کرنے والے پکڑے گئے ہیں بلکہ گدھے اور کتے تک کا گوشت کھلانے کے واقعات چھپتے ہیں۔

؎ تم جسم کے خوش رنگ لباسوں پر ہو نازاں میں روح کو محتاج کفن دیکھ رہا ہوں

ایسے ایسے حرام کھانوں اور حرام کی کمائی کے کھانوں سے نفرتیں جنم لے رہی ہیں۔ بلکہ حرام خوری سے حرام کاری کا دروازہ کھلتا ہے سینے کینوں سے بھر جاتے ہیں۔ حالاں کہ:

؎ انسان کو انسان سے کینہ نہیں اچھا جس سینے میں ہو کینہ وہ سینہ نہیں اچھا

ہمارے لیڈر، حاکم، امرا، علما بلکہ اساتذہ غرضیکہ ہر شعبہ کے ایک دوسرے کو مطعون کرتے نظر آتے ہیں ان کے بلکہ سب کے حسب حال ہی کہا گیا ہے

؎ اپنا چہرہ اگر تم کبھی دیکھتے پھر کسی میں نہ کوئی کمی دیکھتے

پھر ہم اتنا سر بلند کر کے چلتے ہیں جیسے گردن میں سریہ فٹ ہو حالاں کہ

؎ سر بلندی کی خواہش ہے دل میں اگر سر اٹھا کر نہ اتنا چلا کیجیے

اور یہ جو سیاست دانوں کی دیکھا دیکھی دوسروں کو مطعون کرنے کا رواج چل نکلا ہے نہایت نا مناسب ہے سیدنا علیؓ کا فرمان ہے جو شخص اپنے ہر کام کی تعریف کرتا ہے اس کی عقل میں فتور آ جاتا ہے۔

؎ حسن اعمال سے خالی نظر آیا کردار ہم نے یہ جبہ و دستار جہاں تک دیکھے

آپس میں رواداری سے پیش آئیں قانون کی بالادستی عدل کی پاس داری آپ کا شعار ہونا چاہیے اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھنا ایک مسلم کے لیے ممکن نہ ہے

(۱) مسلمانوں کے علاقوں اور ملکوں میں فحاشی پھیلانے کی بھرپور کوشش کریں۔

(۲) مسلمانوں کے گھروں میں ملازمت اختیار کر کے ان کی عورتوں کے ساتھ جنسی تعلقات پیدا کریں تا کہ ان کے گھر ہندو بچے پیدا ہوں۔

(۳) اسرائیل کا ساتھ دیں کیونکہ وہ مسلمانوں کا دشمن ہے۔

(۴) جہاں بھی آپ مسلمانوں کے کاروباری اداروں میں ملازم ہیں ان کے کاروبار کو نقصان پہنچانے اور برباد کرنے کی کوشش کریں۔

(۵) اگر آپ ہسپتالوں میں کام کر رہے ہیں تو ہر نوزائیدہ بچے کے کان میں "ہری رام" کہیں۔

(۶) مسلمانوں کے ساتھ دوستی پیدا کریں ان کا اعتماد حاصل کریں اور پھر ان کی پیٹھ میں چھرا گھونپیں۔

(۷) غیر مسلموں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کریں۔

(۸) مسلمانوں کے اندر نشہ خوری اور رنڈی بازی پھیلائیں۔

بزرگ جناب علی ہجویریؒ نے لاہور میں ہندوؤں کو اسلام سے روشناس کرایا ہم نے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی بجائے بزرگ کے مزار پر خلاف اسلام رسمیں اور بدعتیں اختیار کیں۔ قبر کو غسل دیا جاتا ہے جب کہ یہ سنت سے ثابت نہیں۔ لہٰذا ہر مسلم کو کفر شرک بدعت ریا کاری نفاق سے اللہ کی پناہ میں آنا چاہیے۔ صفر کے مبارک مہینے میں نہ نحوست ہے نہ بلائیں۔ البتہ ہم بلاؤں کو عذابوں کو دعوت دینے والے کاموں سے بچیں تا کہ امن وامان اور سکون ہو۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں فرعون کو کوئی آسائش پہنچتی تو اسے اپنے لیے اعزاز سمجھتے لیکن کوئی خرابی ہوتی تو اسے نعوذ باللہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی طرف منسوب کر دیتے۔ اللہ نے اسے ان کے کرتوتوں کا وبال قرار دیا جیسے آج ہمارے اعمال کے نتیجے میں عمال مسلط ہیں اس کے بچنے کے لیے رجوع الیٰ اللہ کی ضرورت ہے بلکہ لازم ہے کہ پکے سچے نمازی بنیں۔ حرام سے بچیں حرام کاری سے بچیں، توبہ کریں، ماؤں بہنوں کے حقوق ادا کریں، ماں باپ کے حقوق کی پاس داری کریں بیوی بچوں کے حقوق کو بھی پامال نہ کریں، کہ اس سے بڑا وبال کیا ہوگا۔ گھر ہی اللہ کے فضل سے امن وامان کا گہوارہ بن جائیں تو معاشرہ بھی خوش حال ہوگا۔ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی، باران رحمت ہوگی اور ان شاءاللہ بہار ہی بہار ہوگی اللہ ہمارا حامی و ناصر ہوگا۔

الاستفتاء

مفتی عبیداللہ خاں عفیف
بانی ومتولی مسجد امۃ العزیز اہلحدیث رحمت ٹاؤن فیصل آباد

پوتے کی طرح نواسہ بھی محروم الارث ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہم پانچ بھائی اور چار بہنیں ہیں مگر ہماری ایک ہمشیرہ مسماۃ عائشہ دختر محمد شریف اپنے والدین کی حیات میں تقریباً 15 سال پہلے فوت ہو چکی ہے۔ مگر اسکی اولاد حیات ہے۔ اب ہمارے والدین جو کہ عائشہ کی وفات سے تقریباً 15 سال بعد فوت ہو گئے ہیں، ہمارے والدین کی کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا جبکہ ہم پانچ بھائی اور تین بہنیں بقید حیات ہیں۔ کیا ہماری ہمشیرہ عائشہ مرحومہ کی اولاد بھی اپنے نانا کے ترکہ میں شرعاً حصے دار ہے یا کہ نہیں۔ شرعی فتویٰ قرآن وحدیث کی روشنی میں صادر فرمایا جائے۔ غلط بیانی کا میں خود ذمہ دار ہوں۔

سائل: محمد ادریس ولد محمد شریف قوم راجپوت مکان نمبر 9.A گلی نمبر 74 محلہ نیو گلبرگ کالونی سراج پورہ شالیمار ٹاؤن لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً، الجواب بعون اللہ الملک الفتاح الوہاب ومنہ الصدق والصواب۔

بشرط صحت سوال یعنی اگر سوالنامہ واقعی حقیقت اصلیہ کے عین مطابق ہے تو واضح ہو کہ قانون وراثت ترکہ میں چلتا ہے یعنی وہ مال جو مورث مرتے وقت چھوڑ کر اللہ کو پیارا ہوتا ہے جیسا کہ سورۃ النساء کی مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے۔

(۱) فرمایا يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ۔ آیت مذکورہ کہ اللہ تم کو اولاد کے متعلق حکم دیتا ہے کہ بیٹے کو بیٹی سے دوگنا حصہ ملے گا (اس مال سے جو والدین چھوڑ کر فوت ہو جائیں) اور اگر بیٹیاں دو سے زیادہ ہوں تو ان کو ترکہ (چھوڑے ہوئے مال سے) دو تہائی حصہ ملے گا۔

(۲) وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ [سورۃ النساء آیت ۱۱] اس آیت کریمہ سے واضح ہوا کہ والدین کو اس ترکہ سے چھٹا چھٹا حصہ ملے گا جو بیٹا چھوڑ کر فوت ہو جائے۔

(۳) خاوند کا حصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ''وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ'' [النساء ۱۲] کہ خاوندوں کو بیویوں کے ترکہ سے نصف نصف ملے گا اگر بیویوں کی اولاد نہ ہو۔ اسی طرح فرمایا کہ اگر ان کی اولاد زندہ ہو تو خاوندوں کو ان کی بیویوں کے ترکہ سے چوتھا حصہ ملے گا جیسا کہ وَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ وراثت کا قانون فوت شدہ کے ترکہ (چھوڑے ہوئے مال) میں لاگو ہوتا ہے۔ لہٰذا والد کے ترکہ کی وہ اولاد وارث ہوتی ہے جو والد کی موت کے وقت بقید حیات ہو۔ وہ بیٹا یا بیٹی جو والد کی حیات میں فوت ہو جائے وہ شرعاً وارث نہیں ہوتی۔ لہٰذا مسماۃ عائشہ اپنے والدین کی حیات میں فوت ہو چکی ہے وہ شرعاً وارث نہیں۔ جب وہ ہی وارث نہیں تو اس کی اولاد اپنے نانا کی جائیداد کی وارث کیسے ہو سکتی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں امام بخاری کی تبویب یوں ہے ''باب میراث ابن الابن اذالم یکن ابن.......... ولایرث ولد الابن مع الابن'' پوتا اس وقت وارث ہے جب مرحوم کا کوئی بیٹا نہ ہو، پوتا بیٹے (چچا) کے ہوتے ہوئے شرعاً وارث نہیں ہوتا۔ چنانچہ حدیث ہے ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ [صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۹۷ و صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۴] کہ فرائض (شرعی حصص) کو ان کے اہل کے ساتھ ملا دو، جو باقی بچے وہ زیادہ قریبی مرد کیلئے ہے اور ظاہر ہے کہ پوتے سے بیٹا اقرب ہے۔ پس بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتے کا کوئی حق نہیں۔ ہاں دادا یا نانا اپنی جائیداد میں سے صحت وتندرستی کے عالم میں بیٹوں کی موجودگی میں کچھ دے گیا ہو تو وہ ان کا ہو چکا۔ اسی طرح اگر شریعت کے مطابق پوتے یا نواسے کیلئے کچھ وصیت کی ہو تو اس پر عمل درآمد شرعاً ضروری ہے۔ حضرت حافظ عبداللہ محدث روپڑی کا بھی یہی فتویٰ ہے، ملاحظہ ہو فتاویٰ اہل حدیث (روپڑیہ) ج ۲ ص ۳۶۴۔ بہر حال اہلحدیث اور حنفی مفتیان کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ پوتا (اور اسی طرح نواسہ) مرنے والے کی زندہ اولاد کی موجودگی میں شرعاً وارث نہیں ہوتا۔

چونکہ عائشہ مرحومہ اپنے والدین کی حیات میں فوت ہو چکی ہے لہٰذا اسکی اولاد کو محمد شریف کے ترکہ سے کچھ نہیں ملے گا۔ پوتے کی طرح نواسہ بالاولیٰ محروم رہیگا۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہر گز ذمہ دار نہ ہوگا۔ ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فی یوم الحساب۔

سورۃ آل عمران

(قسط نمبر:13) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القری مکہ مکرمہ)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ٥ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ٥

یقیناً جولوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے اور ناحق انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرتے ہیں اور جولوگ عدل وانصاف کا حکم دیں انہیں بھی قتل کر ڈالتے ہیں ٥ چنانچہ اے نبی ﷺ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیجیے ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں غارت ہو گئے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

مشکل الفاظ کے معانی:

اَلْقِسْط:	عدل وانصاف
اَلِيْم:	دردناک
حَبِطَتْ:	ضائع ہو گئے

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی ایک بری روش یعنی علم یقینی کے حصول کے بعد ان کا حق کے ساتھ اختلاف کرنا، تذکرہ کیا ہے۔ اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب اور مشرکین کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اختلاف کرنا ذکر کیا حالانکہ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی صداقت کو اسی طرح ہی پہچانتے تھے کہ جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے تھے۔

شان نزول:

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا ''اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کس کو ہوگا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا، اَوْ رَجُلٌ اَمَرَ بِالْمُنْكَرِ وَنَهٰى عَنِ الْمَعْرُوْفِ ثم قرء رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَيَقْتُلُونَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ٥﴾ اس شخص کو (قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا) جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا کسی ایسے شخص کو قتل کیا جو نیکی کا حکم دیتا ہو اور برائی سے روکتا ہو۔ (تفسیر ابن ابی حاتم میں اس طرح الفاظ مذکور ہیں ''رَجُلٌ اَمَرَ بِالْمُنْكَرِ وَنَهٰى عَنِ الْمَعْرُوْفِ'' کہ جو آدمی برائی کا حکم دے اور نیکی سے روکے وہ بھی روز قیامت سخت عذاب کا مستحق ہوگا) پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی (اور وہ ناحق طریقے سے انبیاء کو قتل کرتے الی آخرہ)

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''يَا اَبَا عُبَيْدَةَ قَتَلَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ ثَلَاثَةً وَّاَرْبَعِيْنَ نَبِيًّا مِّنْ اَوَّلِ النَّهَارِ فِيْ سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ فَقَامَ مِائَةُ رَجُلٍ وَّسَبْعُوْنَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَاَمَرُوْا مَنْ قَتَلَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَقُتِلُوْا جَمِيْعًا مِّنْ آخِرِ النَّهَارِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، فَهُمُ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ'' اے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بنواسرائیل نے تینتالیس نبیوں کو دن کے اوّل حصہ میں اور ایک ہی ساعت میں قتل کیا پھر ایک سو ستر بنواسرائیل کے ایمان دار کھڑے ہوئے انہوں نے ان قاتلوں کو (روکنا چاہا) اور نیکی کا حکم دیا اور گناہ سے منع کیا تو انہوں نے ان سب کو بھی اسی دن کے آخری حصہ میں قتل کر ڈالا اس آیت میں اللہ تعالیٰ انہیں کا ذکر فرما رہے ہیں۔ [تفسیر ابن ابی حاتم الرازی، تفسیر آل عمران آیت نمبر ۲۱ ج ۲ ص ۱۲۲] [تفسیر البغوی تفسیر سورۃ آل عمران آیت نمب ۲۱ ج ۲ ص ۲۰، ۲۱]

التوضیح:

''اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ''

اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے حکم الٰہی کے مطابق اہل کتاب اور کفار کو دعوت توحید دی لیکن ان کی اکثریت نے ضد اور تعصب کی بنیاد پر اس سچی اور کھری دعوت کو ٹھکرا دیا ظلم اور بغاوت کی راہ کو اختیار کرتے ہوئے مخالفت کرنے لگے۔ انہوں نے قرآن کی آیت کا انکار کیا اور بالخصوص یہودیوں نے ظلم اور سرکشی کی تمام حدود کو پار کرتے ہوئے حضرت زکریا علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام کو ناحق قتل کیا ان کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ حق کی طرف دعوت دیتے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ یہودیوں نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ساتھ نیک اور صالح موحدوں کو بھی ظلم وستم کا نشانہ بناتے ہوئے قتل کر دیا کیونکہ وہ انہیں نیکی کی طرف بلاتے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے منع کرتے ہوئے عدل اور انصاف کی تعلیم دیتے تھے۔ حسب عادت یہودیوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی قتل کرنے کی کوششیں کیں۔ ان کی ان حرکات اور بغاوتوں کے سبب حکم ہوا کہ اے محمد ﷺ انہیں دردناک عذاب کی بشارت سنا دیجیے کہ ان لوگوں کی سرکشی، تکبر، ضد وتعصب اور خود پسندی نے انہیں ذلیل کر دیا اور آخرت میں بھی انہیں بدترین عذاب ان کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

''اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ''

یہودیوں کے تین بڑے گناہ:

(۱) اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنا۔

(۲) انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ناحق قتل کرنا۔

(۳) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ساتھ ساتھ عدل وانصاف کا حکم دینے والے موحد مبلغوں کو ناحق قتل کرنا۔

ان گناہوں کے سبب اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو تین قسم کے عذاب سے دوچار کیا۔

(۱) دنیا وآخرت میں دردناک عذاب، دنیا میں مصائب، مشکلات اور تنگدستی اور آخرت میں جہنم کی کھولتی ہوئی آگ۔

(۲) دنیا وآخرت میں اعمال کا غارت ہونا۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا'' اور انہوں نے جو بھی اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر ان کے اعمال کو پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔ [الفرقان: آیت ۲۳ پارہ ۱۹]

''ھَبَآءً'' عربی لغت میں اس باریک اور چھوٹے سے ذرے کو کہتے ہیں جو کسی سوراخ سے گھر میں داخل ہونے والی سورج کی شعاعوں میں محسوس ہوتے ہیں لیکن ان کو اگر ہاتھ میں پکڑنے کی کوشش کی جائے تو یہ ہاتھ میں نہیں آسکتے قیامت کے دن کفار کے اعمال کا بھی یہی حال ہوگا کہ ان کے اعمال ان کے لیے بے حیثیت ذروں سے بڑھ کر کچھ نہ ہوں گے کیونکہ اعمال کی قبولیت دو چیزوں پر مبنی ہے۔ اسی لیے ان کے اعمال کو بے حیثیت ذروں سے تشبیہ دی گئی اسی طرح دوسرے مقامات پر کفار کے اعمال کو کہیں راکھ سے کہیں سراب سے اور کہیں صاف چکنے پتھر سے تعبیر کیا گیا۔

''وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ''

کفار کے گناہوں کے سبب انہیں دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور ان کے تمام اعمال ان کے گناہوں کے سبب غارت ہو جائیں گے اور روز قیامت کوئی بھی طاقت انہیں عذاب الٰہی سے بچانے پر قادر نہ ہوگی۔

آیت سے اخذ شدہ مسائل:

(۱) آیات ربانی کے منکر اور انبیاء کرام علیہم السلام کو قتل کرنے والے روز قیامت دردناک عذاب سے دوچار کیے جائیں گے۔

(۲) قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی یا کسی داعی الی اللہ کو قتل کیا۔

(۳) یہودیوں نے بغض اور حسد کی بنا پر انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت کی اور ان بزرگ ہستیوں کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔

(۴) کفار کے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

(۵) روز قیامت کفار کا مددگار کوئی بھی نہ ہوگا۔

بقیہ: محبوب پیغمبر ﷺ کا محبوب عمل

ٹوتھ پیسٹ اور برش کے نقصانات:

اللہ تعالیٰ نے انسانی مشینری بنائی ہے اور وہی اس کے بارے میں بہتر جانتا ہے کہ اس کی صفائی کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے جو فوائد مسواک سے حاصل ہوتے ہیں وہ ٹوتھ پیسٹ اور برش سے کبھی حاصل نہیں ہو سکتے۔ برش دانتوں کے اوپر چمکیلی اور سفید تہہ کو اتار دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے دانتوں کے درمیان خلا پیدا ہو جاتا ہے اور دانت آہستہ آہستہ مسوڑوں کی جگہ چھوڑ جاتے ہیں اس سے غذا کے ذرات دانتوں کے درمیان خلاؤں میں پھنس کر مسوڑھوں اور دانتوں کے لیے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب عمل

تحریر: محمد عباس طورتاندلیانوالہ

اسلام دین طہارت ہے اس میں منہ اور دانتوں کی صفائی پر بہت توجہ دی گئی ہے منہ اور دانتوں کی صفائی کے لیے مسواک کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ مسواک نبی کریم ﷺ نے خود بھی استعمال کی اور اس کا حکم بھی دیا۔

مسواک کیا ہے؟

عربی زبان میں مسواک کو ''اَلسِّــــوَاكُ'' کہتے ہیں اور ''اَلسِّوَاكُ'' کی جمع ''اَلسُّوُكُ'' ہے اور مسواک کی جمع مساویک ہے۔

''وَهُوَ الْعَوْدُ الَّذِی تُنَظَّفُ بِهِ الْاَسْنَانَ'' [المنجد: ص ٣٦٥]

مسواک اس لکڑی کا نام ہے جس سے دانتوں کی صفائی کی جاتی ہے۔ ہر اس لکڑی کا مسواک دانتوں کے لیے موزوں (مناسب) ہوتا ہے۔ جس کے ریشے نرم ہوں اور دانتوں کے درمیان خلاؤں کو زیادہ نہ کرے اور مسوڑھوں کو زخمی نہ کرے۔

زیتون، پیلو، کیکر، ٹاہلی اور سکھ چین کی لکڑی کی مسواک بہترین ہوتی ہے مسواک کرنے میں احتیاط برتی جائے کہ روزانہ اس کے ریشے نئے ہوں باسی ریشوں کو کاٹ دیا ئے اور نئے ریشے استعمال کیئے جائیں۔

مسواک کیوں ضروری ہے؟

مسواک کرنے سے منہ کی بدبو زائل ہوتی ہے دانت صاف ہو جاتے ہیں اس سے معدہ کو بھی تقویت حاصل ہوتی ہے چونکہ نمازی نماز میں اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے اس لیے اس کا منہ جس قدر صاف اور پاکیزہ ہوگا اسی قدر اللہ کا قرب زیادہ ہوگا۔

مسواک کی فضیلت بزبان محبوب ﷺ:۔

سنن ابن ماجہ میں آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ ''مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کرلو، اس میں منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔'' جامع ترمذی میں آپ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' سنن ابوداؤد میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نیند سے بیداری کے بعد مسواک کرتے تھے۔ زاد المعاد میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ سونے سے قبل مسواک کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی رحمت ﷺ جب بھی گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔ مسواک نبی کریم ﷺ کی وہ سنت مبارکہ ہے جسے آپ ﷺ نے ساری زندگی اپنائے رکھا۔ یہاں تک کہ آخری وقت مسواک استعمال فرمائی۔

مسواک کی فضیلت بزبان صحابہؓ:

حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ مسواک حافظہ کو بڑھاتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خصلتیں ہیں: (۱) دانتوں کی زردی دور کرتی ہے (۲) آنکھوں کی بینائی تیز (۳) مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے (۴) منہ کو صاف کرتی ہے (۵) اس سے ملائکہ خوش ہوتے ہیں (۶) رضا الٰہی ہے (۷) اتباع سنت ہے (۸) نماز کے ثواب میں اضافہ ہے (۹) جسم کی تندرستی ہے (۱۰) معدے کی اصلاح ہے۔ یہ سب فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

مسواک کی فضیلت بزبان ماہرین طب:

ماہرین طب کی تحقیق کے مطابق 80% امراض معدہ اور آنتوں کے نقص کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں معدے کے امراض مسوڑھوں کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں مسوڑھوں کی پیپ غذا کیساتھ یا بغیر غذا کے لعاب دہن (تھوک) کیساتھ مل کر معدے میں جاتی ہے تو یہی پیپ مرض کا باعث بنتی ہے اور تمام پاکیزہ غذا کو غلیظ اور متعفن بنا دیتی ہے معدے اور جگر کے امراض کے علاج سے قبل دانتوں کی صحت کا خاص خیال کیا جائے۔ گندے اور پیپ زدہ دانت دماغی امراض کا باعث بھی بنتے ہیں ان میں نفسیاتی امراض مثلاً جنون، خبط اور دیگر مہلک امراض شامل ہیں۔

مسواک صحت بھی، سنت بھی:

مسواک اینٹی سیپٹک ہے انسان جب بھی اس کو منہ میں استعمال کرتا ہے تو یہ اندر کے تمام جراثیم کو ختم کردیتی ہے۔ منہ کے چھالے، گرمی اور تیزابیت کی وجہ سے ہوتے ہیں جو تازہ مسواک منہ میں ملنے سے ختم ہو جاتے ہیں۔ رات کو منہ بند رہنے سے پلازما دانتوں کو خراب کرتا ہے لہٰذا رات کو سوتے وقت مسواک ضرور کرنا چاہیے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 7)

کائنات اسلام کے نقطہ نظر سے

محمد اسحاق حقانی
مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

اسلام کائنات کی طرف صرف عقلی لحاظ ہی سے توجہ نہیں دلاتا بلکہ انسان کے عقل وشعور کو خالق کی عظمت کے آگے ایک ذرہ حقیر ہے۔ عقلی دلائل یہ بات واضح کرتے ہیں کہ اس حسی اور غیر حسی کائنات میں صرف اکیلا اللہ تعالیٰ ہی حکمران ہے

مقصد تخلیق کائنات:

تمام کائنات خالق کی پیدا کردہ بلاغرض نہیں کہ صرف کھیل تماشا ہو۔ فرمان الٰہی "ہم نے زمین وآسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے لیے نہیں بلکہ حق کے لیے بنایا ہے لیکن ان کے اکثر نہیں علم رکھتے" [دخان: ۳۸] دوسرا ارشاد کہ ہم نے آسمان وزمین اور جو ان کے درمیان حق کے ساتھ پیدا کیا اور مقررہ مدت کے لیے۔ [الاحقاف: ۳] انسان کی سوچ وشعور کو متحرک کرنے کے لیے سوال کے انداز میں بیان کیا تا کہ کائنات کی اشیاء پر غور وفکر کر کے خالق کی وحدانیت اور عبادت کی طرف متوجہ ہو۔ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور نگہبان، زمین وآسمان کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں ہماری آیات کے منکر خسارہ میں ہیں۔ کہہ دیجیے کہ اے جاہلو مجھے یہ کہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں۔ اور فرمایا کہ روز قیامت زمین اس کے قبضہ میں آسمان اس کے ہاتھ میں لپیٹے ہونگے۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے [زمر: ۶۱ تا ۶۷]

اس طریقہ سے انسان کو تعلیم دی کہ کائنات کا ذرہ ذرہ پکار رہا ہے کہ وہ حکم الٰہی کا پابند ہے اور اس کی مقرر کردہ تقدیر کے مطابق چل رہا ہے کیا انسان کے لیے نشانی نہیں کہ رات سے دن نکالتے ہیں پھر دن کے بعد اندھیرا (رات) سورج اپنی قرارگاہ کی طرف چلتا ہے یہ غالب علم والے کی تقدیر ہے چاند کی منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک پرانی شاخ کھجور کی طرح ہو جاتی ہے سورج کے لیے لائق نہیں کہ وہ چاند کو پا سکے نہ رات دن سے سبقت لے جا سکتی ہے ہر ایک اپنے فلک (محور) میں تیر رہا ہے [سورۃ یس:۔ ۳۷ تا ۴۰] زمین کو ہم نے پھیلا کر اس میں پہاڑ ڈال دیے اور اس میں ہر مناسب چیز پیدا کی اور تمہاری اور دوسروں کی اس میں معیشت بنادی۔ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں مگر معلوم قدر میں اتارتے ہیں [حجر: ۱۹، ۲۰] خالق کائنات نے سورج چاند کے ساتھ گردش ایام کا سلسلہ قائم کر دیا تا کہ اس کے ذریعے انسان گنتی اور موسم کے حالات کا اندازہ کرے۔ فرمایا کہ ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا۔ رات کو ختم کر کے دن روشنی والا نکالا تا کہ تم اپنے رب کا فضل (رزق) تلاش کرو اور سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو۔ ہر چیز کو ہم نے تفصیل سے بیان کر دیا۔ (اسراء) وہی ہے صبح کو نکالنے والا، رات کو سکینت بنایا سورج چاند کو حساب کے لیے [انعام: ۹۶] حساب کیا ہے؟ مختلف اکائیوں کا تکرار اور اس دوسری کے ساتھ ملا کر گننا، ضرب دینا تقسیم کرنا یا تفریق کرنا کسریں اور ذواضعاف وغیرہ اور ان کی بنیاد دن ماہ سال کی گنتی پر ہے جو میقات ربانی نے زمین، سورج، چاند کی گردش سے مقرر کی ہے اسلام نے انسانی عقل کو دعوت فکر دی ہے کہ حوادث کائنات کے بارے میں سنت الٰہی پر غور کرے۔ کہ ان میں تبدیلی کا اختیار کسی کو نہیں اور یہ کائنات ایک ذرہ ہے جو اپنی حد سے تجاوز نہیں کر سکتا ورنہ توازن برقرار نہ رہے اور نظام کائنات میں بگاڑ آجائے "لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا" [القرآن] اگر اس اللہ کے سوا اور الٰہ ہوتے تو ان کا نظام خراب ہو جاتا۔ یہی وہ تعلیم الٰہی تھی جس کو اسلامی مفکرین نے بنیاد بنا کر علوم طبعیات میں ترقی کی اور جس سے مغرب نے خوشہ چینی کر کے جدید افکار کا نظریہ پیش کیا۔ یہی وہ علمی نقطہ ہے کہ قیاس کا معیار مقدار ہے کیفیت نہیں کیفیت بدلتی رہتی ہے۔

قیام کائنات: جس خالق نے یہ کائنات بنائی ہے اس کو قائم بھی اسی نے اپنی منشا کے مطابق رکھا ہے بے شک اللہ ہی آسمانوں زمین کو زوال سے روکے ہوئے ہے اگر ان پر زوال طاری کر دے تو کون ہے اس کے سوا جو تھام سکے بے شک وہ حلیم وغفور ہے [فاطر: ۴۱] یہ اس کا نشان قدرت ہے کہ آسمان زمین اس کے حکم سے قائم ہیں [الروم: ۲۵] انسان بھی اس کائنات کا ایک حصہ ہے اس کی موت وحیات بھی اس اللہ کے حکم کے تابع ہے اتنی بڑی کائنات اپنے خالق ومالک کی عظمت کی گواہی اور پاکیزگی بیان کر رہی ہے تو اس باشعور انسان کو بھی اپنے خالق کی پہچان کر کے کائنات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا ذکر اور شکر ادا کرنا چاہیے۔

درس قرآن پاک

میاں محمد سلیم شاہد

امیر جماعت اہلحدیث پنجاب

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ o الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ o اُولٰٓئِكَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ o

[سورۃ البقرہ: ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷]

اور یقیناً ہم تمہیں خوف اور دھوپ اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے کسی نہ کسی چیز کے ساتھ ضرور آزمائش اور صبر کرنے والے کو خوشخبری دے دے۔ وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے کئی مہربانیاں اور بڑی رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔

عزیز دوستو، ساتھیو اور بزرگو، انسان کی پوری زندگی آزمائشوں میں گزرتی ہے بادشاہ ہے یا فقیر، تندرست ہے یا بیمار، اولاد والا ہے یا بے اولاد ہر شخص کی پوری کی پوری زندگی آزمائش ہی ہے مالدار ہے تو دولت کا پوچھا جائے گا کہ کہاں کہاں خرچ کرتے رہے، غریب ہے تو صبر اور شکر کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اسی طرح بیمار اور تندرست سے بھی اللہ تعالیٰ سوال کریں گے اس لیے انسان کو چاہیے کہ اس کی زندگی غریبی میں بسر ہو رہی ہو یا امیری میں، تندرستی میں ہو یا بیماری میں اللہ تعالیٰ نے خوشیاں دے رکھی ہوں یا غم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہے۔

وَلِلّٰهِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ o

[سورۃ البقرہ: ۱۱۵]

اور اللہ ہی کے لیے مشرق و مغرب ہے تو تم جس طرف رُخ کرو سو ہیں اللہ کا چہرہ ہے بے شک اللہ وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات بے عیب ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہم سب اس کے محتاج ہیں آپ نے دیکھا ہوگا کہیں گرمی کی شدت ہے تو کہیں سردی کی لہر کسی جگہ شام ہے تو کسی جگہ دوپہر، کسی جگہ بارش ہے تو کسی جگہ دھوپ یہ تمام فیصلے کرنے والی ذات اگر کوئی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ o

[سورۃ البقرہ: ۱۱۷]

آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اور جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے یہی کہنا ہوتا ہے کہ "ہوجا" تو وہ ہو جاتا ہے اسی خدا کے بارے میں ہماری دعوت ہے کہ اس مالک خالق اور رازق کو پہچانو یہی تمہارا اصل میں داتا ہے۔

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ o

کیا تم نے نہیں جانا کہ اللہ ہی ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقائق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ پوری زندگی انسان کی آزمائش میں گزرتی ہے اب دیکھو حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو تین غافل آدمیوں کے پاس بھیجا فرشتہ سب سے پہلے ایک گنجے آدمی کے پاس گیا۔ اسے پوچھنے لگا کہ تیری خواہش کیا ہے تو بتا میں تیری تمام خواہشات پوری کروں گا اس نے کہا کہ اگر تو ایسا کر سکتا ہے تو میرا گنجاپن دور کر دے اور مجھے مال دولت دے دے۔ فرشتے نے اللہ کے حکم سے اس کا یہ مطالبہ پورا کر دیا۔ اس کا گنجاپن بھی جاتا رہا اور وہ خوش حال بھی ہو گیا۔ پھر فرشتہ دوسرے شخص کے پاس پہنچا اس کو کوڑھ کی بیماری تھی کوڑھ کی بیماری بڑی زہریلی بیماری ہوتی ہے انسان کا جسم جڑ جاتا ہے فرشتہ اس انسان کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے بندے تو کیا چاہتا ہے تیری خواہشات کیا ہیں تو

اس نے کہا کہ اگر تو کچھ کرسکتا ہے تو میرا کوڑھ صحیح کردے اور مجھے مال ودولت دے دے۔ یہ سب چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش تھی فرشتے نے اللہ کے حکم سے اس کا کوڑھ ٹھیک کردیا اور اس کے پاس بھی مال ودولت آگیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو حکم دیا کہ وہ تیسرے شخص کے پاس بھی جائے جو اندھا ہے۔ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اندھے کے پاس پہنچا اور اس سے بھی پوچھا کہ تیری خواہشات کیا ہیں اندھے نے کہا کہ اگر تو کچھ کرسکتا ہے تو میری ان آنکھوں کو روشنی دے دے اور کاروبار کے لیے کچھ مال ودولت دے دے۔ اب ذرا غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح بندے کی آزمائش کرتا ہے کچھ عرصہ گزرا تینوں ٹھیک ٹھاک ہوگئے کاروبار یعنی تجارت کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے پھر اسی فرشتے کی ڈیوٹی لگائی وہ سب سے پہلے اسی شخص کے پاس آیا جو پہلے گنجا تھا فرشتے نے جو کہ انسانی شکل میں تھا اس سے کچھ امداد طلب کی اس نے بہت برا سلوک کیا اور کہنے لگا میرے اخراجات بہت زیادہ ہیں اس لیے میں تیری مدد نہیں کرسکتا۔ فرشتے نے اسے یاد دلایا کہ ایک وہ وقت تھا جب تم گنجے تھے اور تمہارے پاس کچھ بھی نہیں تھا تو وہ بڑی رعب دار آواز میں کہنے لگا کی جاؤ جاؤ اپنا کام کرو میں تو ہمیشہ سے ہی اس شہر کا امیر ترین آدمی تھا فرشتے نے اللہ کے حکم سے بددعا دی اور یہ پھر گنجا بھی ہوگیا اور اس کا سارا مال بھی جاتا رہا اس کے بعد فرشتہ انسانی شکل میں اس شخص کے پاس پہنچا جو پہلے کوڑھ کی بیماری میں مبتلا تھا اب وہ ہشاش بشاش بھرپور زندگی گزار رہا تھا اور اچھی بھلی کمائی کررہا تھا۔ فرشتے نے آکر اس سے بھی سوال کیا تو اس نے بھی پہلے والے شخص جیسا جواب دیا اور بڑا اکڑ کر بولا کہ ہم تو خاندانی رئیس لوگ ہیں۔ فرشتے نے اللہ کے حکم سے اس کے لیے بھی بددعا کی تو یہ شخص دوبارہ کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہوگیا اور تمام کاروبار بھی تباہ وبرباد ہوگیا۔ اب فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیسرے شخص کے پاس گیا جو بینائی سے محروم تھا اس سے امداد کا سوال کیا وہ بڑا خوش ہوا اور کہا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے آپ کا جو جی چاہتا ہے وہ لے جائیں تو فرشتے نے اس شخص کو جواب دیا اور بتایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا فرشتہ ہوں۔ دو آدمی امتحان میں اور آزمائش میں ناکام ہوگئے لیکن تم اس آزمائش میں پورے اترے تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور تم پر اللہ تعالیٰ کی برکتیں ہوں۔

اس واقعہ سے آپ بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں کہ انسان کی زندگی کا ہر لمحہ کس قدر آزمائش میں ہے ایک اور حدیث سنئے۔ دو آدمی کسی سفر پر جارہے تھے کہ راستے میں کچھ لوگوں نے ان کو پکڑ لیا اور کہا جب تک اس قبر پر چڑھاوا چڑھا کر نہیں جاؤ گے ہم تمہیں یہاں سے جانے نہیں دیں گے یہ دونوں آدمی توحید کا دعویٰ کرنے والے تھے بہت پریشان ہوئے اور ان سے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی نذر ونیاز نہیں دیتے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کا چڑھاوا چڑھاتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اگر تم ہماری بات نہیں مانو گے تو پھر قتل ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ بحث ہوئی، تکرار ہوئی۔ آخر انہوں نے کہا کہ تم ایک مری ہوئی مکھی ہی چڑھاوا چڑھا دو تو بخش دیں گے ان دونوں میں سے ایک اپنے ایمان یعنی عقیدہ توحید پر قائم رہا۔ اس نے کہا کہ قتل کرتے ہو تو کرلو لیکن میں عقیدہ توحید کی مخالفت کرتے ہوئے یہ بھی چڑھاوا نہیں چڑھاؤں گا۔ اس کے نتیجے میں اس کو توحید سے محبت کرنے کی بنیاد پر اور دین پر ثابت قدم رہنے کی وجہ سے قتل کردیا گیا جبکہ دوسرے شخص نے سوچا ایک مری ہوئی مکھی ہی ہے اس نے چڑھاوا چڑھا دیا اور انہوں نے اسے چھوڑ دیا کچھ عرصے بعد جس نے مری ہوئی مکھی کو چڑھاوا چڑھایا تھا اپنی طبعی موت مر گیا۔ تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جس نے مکھی کا چڑھاوا چڑھایا تھا اس کو دوزخ میں جگہ دی اور جس کو قتل کیا گیا تھا اس کو جنت میں جگہ عطا فرمائی۔

آپ دیکھ لیں کہ دونوں تھے ایمان والے لیکن ایک آزمائش میں پورا اترا اور دوسرا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی گئی آزمائش پر پورا نہ اتر سکا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم کوشش کریں جس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ رکھے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اگر کوئی پریشانی آجائے کوئی مصیبت آجائے کوئی نقصان ہو جائے تو صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبیوں، پیغمبروں اور رسولوں پر بھی آزمائش آئیں، حضرت آدمؑ پر آزمائش آئی۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی بڑی آزمائش ہوئیں، بڑے بڑے امتحانوں سے گزرے جناب حضرت یوسفؑ کا بڑا سخت امتحان ہوا، حضرت زکریا کو اللہ نے بیٹا نہ دے کر امتحان لیا۔ حضرت ایوبؑ کو اٹھارہ سال بیمار رکھ کر آزمائش میں مبتلا کیا۔ لیکن اللہ کے یہ بندے ہر آزمائش پر اللہ تعالیٰ کے معیار کے عین مطابق پورے اترے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ سنگ وخشت نہیں جو تیری نگاہ میں ہے

صاحبزادہ سلمان عادل بن محمد رمضان سلفیؒ

ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث لاہور

باسٹھ سال قبل پاکستان معرض وجود میں آیا حصول پاکستان کے لیے بے پناہ قوتیں اور توانائیاں صرف کی گئیں لاکھوں جانوں کا نزرانہ پیش کیا گیا کتنے ہی سہاگ اجڑ گئے۔ کتنی ہی ماؤں کی گودیں خالی ہوئیں، بہنوں کے آنچل تار تار ہوئے، بڑھاپے کے سہارے چھن گئے۔ان قربانیاں دینے والوں کو کیا اس بات کا علم نہ تھا کہ قیامت ٹوٹنے والی ہے؟سب معلوم تھا حالات اس المناک حقیقت سے آگاہ کر رہے تھے سب کچھ جانتے ہوئے بھی انہوں نے قربانیاں دیں مقصد کیا تھا؟

''لا الہ الا اللہ''

یہی وہ حقیقت اور یہی وہ سچائی ہے جس کے لیے قربانیاں پیش کی گئیں۔ارض مقدس کو حاصل کرنے کا مقصد یہی تھا کہ کلمۃ اللہ کو بلند کیا جائے۔بانی پاکستان محمد علی جناح نے کہا تھا کہ ہم الگ وطن حاصل کر کے اسے اسلامی تجربہ گاہ بنائیں گے۔14 اگست 1947ء کو آزاد وطن کا اعلان ہوا۔یہ وطن دشمنان اسلام کو نہ بھایا انہوں نے اس ملک کے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو شہید کر دیا۔قاتل کو جائے واردات پر ہی قتل کر دیا گیا اور تحقیقات نامکمل رہیں۔وہ دن اور آج کا دن ملک بھی سیاسی طالع آزاؤں کا نشانہ ستم بنا تو کبھی ڈکٹیٹروں نے آئین پامال کیا تجوریاں بھری گئیں ملک دولخت ہو گیا کھینچا تانی کا سلسلہ لامحدود جاری رہا نت نئے کھلاڑی یکے بعد دیگرے آتے تجوریاں بھرتے درباری چمچہ گیروں کو نوازتے اور من مانیاں کرتے رہے ذاتی مفادات کے تحفظ کے لیے مرضی کے مطابق آئین میں تبدیلیاں کرتے رہے لیکن وطن کے مفاد کو پس پشت ڈال دیا جاتا رہا۔ ذاتی تحفظات اور طول اقتدار کی خاطر ملکی تحفظات کا سودا کیا گیا۔موجودہ دور میں بھی این، آر، او کا ڈرامہ رچایا گیا مگر آزاد عدلیہ نے اسے ناکام بنا دیا جبکہ ملک دہشگردی کا شکار ہے خودکش حملے ہو رہے ہیں وفاق کہتا ہے کہ امن وامان کی ذمہ داری صوبائی حکومتیں ہیں عوام جاننا چاہتے ہیں کہ بدامنی کا عفریت کہاں سے نمودار ہوا ہے کن کی پالیسوں کے ردعمل میں دھماکے ہوتے ہیں بلیک واٹر کو پاک سرزمین پر ناپاک قدم رکھنے کی اجازت کس نے دی۔وہ کون لوگ ہیں وہ کن کی گاڑیاں ہیں اور ان گاڑیوں میں کیا ہوتا ہے کہ جب انہیں روکا جائے تو وہ لوگ تلاشی دینے سے انکار کرتے ہیں بلکہ دھمکیاں بھی دیتے ہیں وہ کون سی قوتیں ہیں جو ان امریکیوں اور روکی جانے والی گاڑیوں کو بغیر تلاشی چھڑا لے جاتیں ہیں۔

ملک میں کبھی آٹے کا بحران تو کبھی چینی نایاب ایک طرف بجلی پیٹرول گیس غائب دوسری طرف قیمتوں میں اضافہ بھی ذمہ دار کون ہیں۔ کیوں عوام کے مسائل کو حل نہیں کیا جاتا۔محلات اور بنگلوں میں رہنے والے کچے مکانوں اور جھونپڑیوں کے مکینوں کے حالات سے واقفیت حاصل کیوں نہیں کرتے؟قوم کو روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ دیا گیا جس کو قائم رکھا گیا اور اب اس کی تعبیر یہ ہے کہ چینی گیس اور بجلی بھی غائب کر دی گئی ہے۔ایسے حالات میں ایک ہی قوت ہے جو محرومیوں سے نجات دلا سکتی ہے کھویا ہوا وقار واپس دلا سکتی ہے ملک کو سنبھالا دے سکتی ہے اور وہ عوام کی طاقت ہے عوام جب تک بے حس رہے گی محرومیوں کا شکار رہے گی لیکن جب عوام نظر مذہب پر ہوگی ملک وملت کے مفادات پر ہوگی تو انقلاب آئے گا کیونکہ:

؎ وہی جہاں ہے تیرا جس کو تو کرے پیدا
یہ سنگ وخشت نہیں جو تیری نگاہ میں ہے

تعزیتی اجلاس

جمعیت اساتذ تحصیل تاندلیانوالہ کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت محمد عباس طور صدر جمعیت اساتذہ تحصیل تاندلیانوالہ میں ہوا۔جس میں قاری امیر حمزہ حماد طور کے سسر محمد زکریا طور اور حافظ محمد صدیق طاہر آف فیصل آباد کے سسر نور نبی کی وفیات پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا گیا۔اور نماز جمعہ کے بعد مرحومین کیلیے دعائے مغفرت کی گئی۔

[سید عبیداللہ شاہ گیلانی ناظم نشرواشاعت جمعیت اساتذہ تحصیل تاندلیانوالہ]

گستاخ کون؟ کی بحث بند کریں، وطن کی یکجہتی وسلامتی کی فکر کریں

تحریر: عطا محمد جنجوعہ

برصغیر پاک وہند میں انگریزوں سے قبل ہندو اور مسلم رواداری کے اصول پر رہ رہے تھے۔ مذہبی بنیاد پر فتنہ فساد برائے نام ہوتے تھے لیکن انگریزوں نے تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی اپنائی۔ اس سے نہ صرف ہندو مسلم فساد کی آگ بھڑک اٹھی بلکہ خود مسلمان فرقے افہام وتفہیم کے ماحول سے نکل کر مناظروں میں اُلجھ گئے نتیجہ یہ نکلا کہ انگریزوں کے خلاف مزاحمتی تحریک مدھم پڑ گئی۔ وطن عزیز سے انگریزوں کے انخلاء کو 60 سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا لیکن اُن کے جانشین توڑ پھوڑ کی پالیسی پر بدستور عمل کر رہے ہیں مزدور، سرمایہ دار اور مزارع، زمیندار ایک دوسرے سے نالاں ہیں عورت اور مرد کے حقوق کی باہمی جنگ نے خاندانی نظام کی یک جہتی کو پارہ پارہ کر دیا ہے اسلامی معاشرہ کی اساس اخوت ومحبت پر کاری ضرب لگ چکی ہے۔ پاکستانی معاشرہ میں غریب اور امیر میں تفاوت کی شرح بڑھ گئی ہے۔ تہذیب وتمدن کے لحاظ سے لبرل اور قدامت پسند طبقوں میں بٹ چکا ہے اور سیاسی لحاظ سے مسلمان لیگی اور پیپلی دھڑوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔

دیہی آبادی میں کمی اور راتھ کی تمیز کے آثار موجود تھے۔ دینی جماعتوں کے وہ مقررین جو خوش الحان یا شعلہ بیانی کی وجہ سے سال بھر تبلیغی دوروں پر رہتے ہیں اگر وہ خلوص نیت سے چاہتے تو مسلمانوں میں مواخات مدینہ کی فضا ساز گار کر سکتے تھے۔ سیاسی وفد میں معاشی ومعاشرتی طور پر نفرت کی خلیج ختم کر سکتے تھے، بدقسمتی کی انتہا ہے کہ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث علماء اپنی تقریروں میں ایک دوسرے کو گستاخ ثابت کر رہے ہیں۔ اس موضوع پر طویل دورانیے کے مناظرے ہو چکے ہیں جن کی سی ڈی بازار میں عام دستیاب ہے تعجب ہے کہ یہ لوگ اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں یا راج پال اور سلمان رشدی کی معنوی اولاد کو علمی مواد فراہم کر رہے ہیں اگر یہی علماء سنت کا شیدائی کون؟ سید الکونین کی شفاعت کا حق دار کون؟ کے موضوع پر اظہار خیال کرتے تو اس سے سامعین کے دل میں یقیناً اتباع رسول مقبول ﷺ کا والہانہ ذوق شوق پیدا ہوتا۔ بریلوی، دیوبندی یا اہل حدیث گستاخ رسول ہرگز نہیں البتہ جو گستاخ ہیں انہوں نے ان سے چشم پوشی کی ہوئی ہے بلکہ ان کے ساتھ بین المذاہب کانفرنسوں میں شرکت کو باعث اعزاز سمجھتے ہیں۔ مولانا سعید احمد جلالپوری نے یونائیٹڈ کرسچین آرگنا فریشن کی طویل ویب سائٹ نقل کی ہے جس میں اسلام، قرآن اور نبی مکرم ﷺ کے بارے میں گستاخانہ مواد موجود ہے۔

''محمد ایک عربی تھے جس کو گزرے ہوئے 1400 سال ہو چکے ہیں لوگوں کے اوپر حکومت کرنا اور اپنی (ضرورت سے زائد) جنسی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے وہ لوگوں سے جھوٹ بولا کرتا تھا کہ خدا اس پر وحی بھیجتا ہے اس وقت کے جاہل لوگوں کے مقابلے میں جو کہ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے محمد ایک بہت چالاک عقل مند اندر سے...... شخص تھا'' باغیوں کی مکمل گستاخانہ تحریر کے لیے رجوع کریں ماہنامہ آب حیات لاہور ستمبر 2009 غور طلب پہلو یہ ہے کہ ایک دوسرے کو گستاخ رسول کہنے والے مقررین نے کرسچین ویب سائٹ پر احتجاج کیوں نہیں کیا؟

امریکہ پاکستان میں اپنے سفارت خانہ کو وسعت دے کر فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر رہا ہے سینکڑوں کی تعداد میں امریکی میرین پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں۔ عراق مسلمانوں کو قتل عام میں ملوث بدنام زمانہ بلیک واٹر کے کارکنوں نے اسلام آباد کے حساس مقامات پر رہائشی مکانات کرایہ پر حاصل کر لیے ہیں۔ وہ خود یا زرخرید مقامی وغیر مقامی ایجنٹوں کے ذریعے دھماکے کرا رہے ہیں جن کا مقصد پاکستان کو ناکام ریاست ثابت کر کے ایٹمی اثاثوں پر قبضہ حاصل کرنا ہے۔ عراق وافغانستان کے بعد پاکستان میں غیر اعلانیہ صیہونی جنگ جاری ہے ڈرون حملوں سے بے گناہ شہری بھی ہلاک ہو رہے ہیں۔ خفیہ ایجنٹوں نے ماضی قریب میں شیعہ سنی فساد بھڑکا کر نفاذ شریعت تحریک کو دفن کر دیا تھا اسی طرح وطن دشمن ایجنسیاں ملت اسلامیہ کے مذہبی لسانی اور معاشرتی طبقوں کو ایک دوسرے کے خلاف الجھا کر صیہونی پروٹوکول کی پیش قدمی تیز تر کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی جماعتوں کے سربراہان اپنے اپنے فرقہ پرست مقررین کو وطن عزیز کی ایک جہتی وسلامتی اور اسلامی اخوت ومحبت کا درس دیں اور تمام دینی وسیاسی جماعتیں متحد ہو کر پاکستان میں صیہونی پروٹوکول کی پیش قدمی کے تدارک کے لیے مشترکہ لائحہ عمل اختیار کریں۔

اٹھو وگرنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی

ابوبکر صدیق حسینوی

امریکی دوستی کی حیرت انگیزیاں:

اگر پاک امریکہ دوستی کی تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ امریکہ نے ہمیشہ پاکستان کو دوستی کے میدان میں افسوس وملال کے احساسات کے ساتھ ساتھ حیرت واستعجاب ہی سے دوچار رکھا ہے۔ سب سے پہلے 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران امریکہ کے معاندانہ رویے نے پاکستان کو ورطۂ حیرت میں ڈالا۔ اس جنگ میں پاکستان کے تمام دوستوں مثلاً ایران، ترکی، چین، انڈونیشیا وغیرہ سب نے دوستانہ کردار ادا کیا جبکہ امریکہ نے ہتھیار تو ہتھیار ان کے فاضل پرزوں کی فروخت پر بھی پابندی عائد کردی۔ یہ وہ موقع تھا جب صدر جنرل ایوب کو سو فیصد یہ یقین ہوگیا کہ امریکہ پاکستان کا دوست نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس وہ پاکستان کو اپنا محکوم سمجھتا ہے نتیجتاً جنرل صاحب نے ''فرینڈز ناٹ ماسٹرز'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھ ڈالی۔

1971ء میں ایک بین الاقوامی سازش کے تحت پاکستان کو دوبارہ جنگ میں جھونک دیا گیا۔ محاذ جنگ مشرقی پاکستان تھا، جہاں مکتی باہنی نے پاک فوج کو بے انتہا نقصان پہنچایا۔ ادھر بھارت نے مغربی پاکستان سے کمک کے سارے راستے بند کردیئے۔ اس نازک وقت میں امریکہ سے مدد طلب کی گئی تو اس نے امداد کے لیے اپنے ساتویں بیڑے کو بھیجنے کا وعدہ کیا، جو نہ آنا تھا اور نہ آیا اور پاکستان کے پاس ہتھیار ڈالنے کے علاوہ اور کوئی چارہ باقی نہ رہا۔ یہ دوسری حیرت تھی جس میں امریکہ نے دوست ملک پاکستان کو ڈال دیا۔ یاد رہے کہ پاکستان نے بحیثیت ایک دوست امریکہ کا ہمیشہ بھرپور ساتھ دیا ہے خصوصاً ''سوویت یونین'' کے خلاف جاری سرد جنگ میں نہ صرف امریکہ کے شانہ بشانہ رہا ہے بلکہ اپنی سرزمین پر کئی ایک فوجی اڈے بھی امریکنوں کے حوالے کیے رکھے ہیں۔ تیسری حیرت میں پاکستان اس وقت مبتلا ہوا جب ایٹمی پروگرام کے آغاز پر امریکی وزیر خارجہ ہنری کیسنجر نے ذوالفقار علی بھٹو پر ایٹم بم بنانے کا منصوبہ ترک کرنے کے لیے دباؤ ڈالا اور دوسری صورت میں انہیں ایک عبرت ناک مثال بنانے کی دھمکی دی تھی۔ 1979ء میں سوویت افواج افغانستان میں براجمان ہوگئیں۔ امریکہ کا جھکاؤ پاکستان کی طرف ہوگیا اور دونوں ممالک میں گاڑھی چھننے لگی۔ پاکستان نے کھلے خزانے امریکی مفادات کا تحفظ کیا اور اپنی شاندار فوجی حکمت عملی سے روسی فوجوں کو افغانستان سے نکال باہر کیا۔ افغانستان میں شکست سوویت یونین کے لیے ''ڈیتھ بلو'' ثابت ہوئی اور وہ اپنی سالمیت کو برقرار نہ رکھ سکا۔ یہ ایک سیاسی فتح تھی جو پاکستان کے ذریعے امریکہ کو نصیب ہوئی۔ مگر افسوس مطلب براری کے بعد امریکہ نے پاکستان سے طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیں۔ ایف سولہ لڑاکا طیاروں کی رقم وصول کرنے کے باوجود سودا منسوخ کردیا۔ علاوہ ازیں تمام تر فوجی واقتصادی امداد پر بھی پابندی عائد کردی۔ یہ امریکی دوستی کی چوتھی حیرت تھی جو پاکستان کے حصے میں آئی۔ صدر ایوب کی طرح صدر ضیاء نے بھی دوستی میں لپٹی ہوئی امریکی عداوت کا ادراک کرلیا اور جنیوا کانفرنس میں امریکہ کی افغان پالیسی پر اپنے تحفظات کا اظہار کردیا۔ حیرت کدہ امریکہ سے ایک اور حیرت نے جنم لیا 1987ء میں جنرل ضیاء الحق ہوائی حادثے کا شکار ہوگئے۔ اپنے پہلے دور اقتدار میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے فرانس کے ساتھ ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ کا معاہدہ کیا لیکن بی بی کی حکومت ختم ہوتے ہی امریکہ نے فرانس پر دباؤ بڑھا دیا اور معاہدہ منسوخ کرا کے پاکستان کو اپنی دوستی کی مانوس حیرت سے دوچار کیا۔

نائن الیون کے بعد تو حیرت کا یہ طوفان خطرے کے انتہائی نشان سے بھی اوپر چلا گیا۔ بقول صدر پرویز مشرف (ٹیلی فون پر) آرمیٹج نے انہیں دھمکی دی کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اگر پاکستان نے امریکہ کا ساتھ نہ دیا تو پاکستان کو پتھر کے زمانے میں پہنچا دیا جائے گا۔ ہم آج بھی امریکی دوستی کا دم بھرتے ہیں اور امریکی دوستی آج بھی اپنی حیرت انگیزیاں دکھانے سے تامل نہیں کرتی۔ اس کی تازہ مثال پاکستان میں نئے سیاسی سیٹ

اپ کے واضح خدوخال سامنے آنے سے پیشتر امریکی وزارت خارجہ کا حرکت میں آجانا ہے جو یقیناً کسی خفیہ ایجنڈے کی چغلی کھاتا ہے۔ نیگرو پونٹے نے کہا "میرا دورہ پہلے سے طے شدہ تھا۔ میرے اس دورے کا مقصد یہ تھا کہ حالیہ انتخابات کے کامیاب انعقاد پر یہاں کی قیادت کو مبارک باد دوں اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ پاکستان کو امریکی حمایت جاری رکھنے کی یقین دہانی کراؤں۔ میرے دورے کا کوئی خفیہ ایجنڈا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسی خواہش ہے کہ پاکستان میں پیدا ہونے والی نئی سیاسی صورت حال میں کوئی مداخلت کی جائے۔"

پانی ہی زندگی ہے:

سندھ طاس واٹر کانفرنس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کے آبی وسائل بچانے کے حوالے سے مجرمانہ غفلت برتنے پر ذمہ دار فوجی حکمرانوں کا کورٹ مارشل کیا جائے اور کالاباغ ڈیم سمیت تمام ضروری آبی ذخیرے جلد از جلد تعمیر کیے جائیں تاکہ ملک کو توانائی کے بحران سے نکالا جائے۔

پاکستان کو پانی کے بحران میں مبتلا کرنے کی سب سے بڑی ذمہ داری ایوب خان کے سر آتی ہے جنہوں نے 1960ء میں قوم اور کسی بھی ادارے کو اعتماد میں لیے بغیر بھارت کے ساتھ معاہدہ کر کے دریائے بیاس، ستلج اور راوی کا پانی بیچ دیا تھا۔ یہ پانی نہیں بیچا گیا تھا ہر پاکستانی کے رگوں میں دوڑنے والے خون کا سودا کیا گیا تھا جسے آج تک پوری قوم بھگت رہی ہے اور موجودہ حکومت نے تدارک کی کوشش نہ کی تو آئندہ نسلیں فاقوں کا شکار ہوں گی۔ ایوب خان بھارت کو پانی فروخت کرنے کے مجرم ہیں تو گزشتہ دور کے حکمرانوں کا جرم ان سے کہیں بڑا ہے۔ جو کالاباغ ڈیم کا ببانگ دہل اعلان کر کے اس پر عملدرآمد نہ کرا سکے جس کی وجہ سے ہم آج بجلی کے شدید بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ سندھ واٹر کانفرنس کا مطالبہ بجا ہے کہ پاکستان کو پانی کے بحران میں مبتلا کرنے والے فوجی حکمرانوں کا کورٹ مارشل ہونا چاہیے۔

ہمارا بھارت جیسے مکار اور عیاش دشمن سے واسطہ ہے جس نے پاکستان آنے والے دریاؤں پر 52 ڈیموں کی تعمیر شروع کی ہوئی ہے یوں پاکستانیوں کی رگوں میں بہنے والے خون پر اس کا 2012ء تک مکمل کنٹرول ہو جائے گا۔ بھارت کے اس منصوبے کو خاک میں ملانے کے لیے انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے جب بھارت پاکستان کے ساتھ ہونے والے معاہدوں کا احترام نہیں کرتا اس نے بگلیہار ڈیم کے حوالے سے عالمی بنک کے مبصر کے فیصلے کو بھی درخور اعتنا نہیں سمجھا تو ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہر معاہدے پر یکطرفہ طور پر عمل کرتے جائیں۔ ایوب خان کے ساتھ طے پانے والا معاہدہ حکومت فوری طور پر منسوخ کر دے اور بھارت کو ہر حال میں پاکستان کی طرف بہنے والے دریاؤں پر ڈیموں کی تعمیر سے روک دے۔ پانی کے مسئلے کا بہترین حل تو اس کے منبع پر کنٹرول حاصل کرنا ہے۔ پاکستان میں آنے والے تمام دریا مقبوضہ کشمیر سے آتے ہیں جو ہر حوالے سے پاکستان کا حصہ ہے۔ جس پر بھارت نے غاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے ان بناء پر قائداعظم نے اسے اپنی شہ رگ قرار دیا، اگر کشمیر کو آزاد نہیں کرایا جاتا تو ہماری زمینیں پانی کی کمی سے بنجر اور ہم بھوکے مر جائیں گے اس سے بہتر نہیں کہ کشمیر کی آزادی کے لیے ہم آخری انتہا تک جائیں جس میں کامیابی کا ایک امکان تو موجود ہے اس کے علاوہ کالاباغ ڈیم کی تعمیر میں مزید تاخیر نہ کی جائے، بھاشا ڈیم کی بھی تیاری مکمل کر لی جائے۔ مخلوط حکومت کو یہ دلیرانہ اقدام بھی کر گزرنا چاہیے تاکہ ملک کو بھارتی اندھیر گردی اور اندھیروں سے نجات دلائی جاسکے۔

ازلی دشمن:

مکرمی! یہ ایک حقیقت ہے کہ بھارت ہمارا ازلی دشمن ہے اور پہلے ہی دن سے پاکستان کو نقصان پہنچانے بلکہ صفحہ ہستی سے ختم کرنے کی منصوبہ بندی میں ہر وقت مصروف دکھائی دیتا ہے۔ 1972ء میں اسے وطن عزیز کو دولخت کرنے میں کامیابی بھی ہوئی۔ اب وہ ان پانیوں کا بہاؤ اپنی طرف موڑ کر جو سندھ طاس معاہدے کے تحت پاکستان کے حصے میں آیا پاکستان کو ایتھوپیا کی طرح بنجر میں تبدیل کرنے کے منصوبوں پر عمل پیرا ہے اور اس سلسلے میں تمام عالمی قوتیں خصوصاً یہودی ونصاریٰ مکمل طور پر اس کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ روز اول سے ہی برطانیہ نے ایک سازش کے ذریعے گورداسپور کا علاقہ ہندوستان میں شامل کر کے کشمیر پر قبضہ کرنے کی راہ ان پر کھول دی بڑے دکھ کی بات ہے کہ سوائے نوائے وقت کے جو چیخ چیخ کر ارباب اختیار کی توجہ اس انتہائی ضروری مسئلہ پر دلا رہا ہے ہر طرف سناٹا دکھائی دیتا ہے جبکہ آنے والی حکومت کے لیڈر اس معاملہ کو پس پشت ڈال کر بھارت کی پالیسی کا اعلان فرما رہے ہیں اور اس مسئلہ کے حل کی ذمہ داری آئندہ نسل کو منتقل کرنا چاہتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ نمبر 19)

مولانا عزیز الرحمان یزدانیؒ

عبدالرشید عراقی

۲۳ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ بمطابق 10 جنوری 2010ء بروز اتوار خاندان یزدانی آف کاموکے منڈی ضلع گوجرانوالہ کے چشم و چراغ مولانا عزیز الرحمان یزدانی طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون)

مولانا عزیز الرحمن یزدانی کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں، آپ کا شمار جماعت اہلحدیث پاکستان کے مقتدر علمائے دین میں ہوتا تھا آپ مولانا عبدالحلیم صدیقی کے فرزند ارجمند تھے آپ کے تایا مولانا حافظ عبدالغفور ہنجانوالی جامع الکمالات شخصیت تھے اور تفسیر قرآن میں انہیں خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ کے دادا حافظ محمد عبداللہ شیریں بیان واعظ اور مبلغ اسلام تھے۔ ان کا وعظ بڑا موثر ہوتا تھا وعظ فرماتے تو خود بھی روتے او رسامعین کو بھی رلاتے تھے۔ آپ کے برادر اصغر مولانا حبیب الرحمان یزدانی شہید اپنے علم وفضل اور سیاسی سوجھ بوجھ میں اپنی مثال آپ تھے۔

مولانا عزیز الرحمان کی عصری تعلیم ایم اے (اُردو) اور فاضل عربی تھے علوم اسلامیہ کی تحصیل جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں کی۔ ان کے اساتذہ میں مولانا حافظ عبدالمنان، پروفیسر قاضی مقبول احمد، مولانا بشیر الرحمان اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ آف گوجرانوالہ شامل ہیں۔

تکمیل تعلیم کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول راجہ سادھوکے اور بعد میں گورنمنٹ ہائی سکول کاموکی میں اسلامیات اور عربی کے استاد رہے۔ اور کاموکی ہی میں پنشن پائی۔ اس کے ساتھ ساتھ کافی عرصہ بنگلہ میانوالی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے 1981ء میں جامع مسجد اہلحدیث ملکانوالی سوہدرہ میں خطیب مقرر ہوتے اور تقریباً 13 سال تک آپ خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کاموکی (جہاں آپ کے برادر اصغر مولانا حبیب الرحمان یزدانی شہید خطیب تھے) میں درس قرآن ارشاد فرماتے رہے اور اس کے ساتھ طلباء کو بعد نماز مغرب ترجمہ قرآن اور مشکوۃ شریف پڑھاتے رہے۔ مولانا عزیز الرحمان یزدانی علم وفضل کے اعتبار سے امتیازی حیثیت کے حامل تھے۔ تاریخ پر ان کا مطالعہ وسیع تھا۔ مسائل کی تحقیق میں بھی ان کو ید طولیٰ حاصل تھا اخلاق وعادات کے لحاظ سے بڑے ملنسار، تقویٰ وطہارت کے پیکر اور متواضع عالم دین تھے۔ شعر وسخن کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ میر تقی میر، علامہ اقبال اور مولانا ظفر علی خاں کا کافی کلام انہیں ازبر تھا اور اپنے وعظ وتقریر میں برمحل اشعار سے اپنی تقریر اور وعظ کو مزین کرتے تھے۔ جماعتی لحاظ سے ان کا تعلق مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان (جس کے امیر علامہ پروفیسر ساجد میر ہیں) سے تھا۔ اور کافی عرصہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ضلع گوجرانوالہ کے امیر رہے۔

تحریر کا طبعی میلان رکھتے تھے سیرت نبوی ﷺ پر ایک مختصر کتاب لکھی تھی جو خود ہی چھپوا کر شائقین میں تقسیم کی تھی۔ 1987ء میں میری پہلی کتاب ''تذکرہ ابوالوفا'' (سوانح وعلمی خدمات شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ) شائع ہوئی تو اس کا مقدمہ آپ نے لکھا تھا۔ ان کی دوسری تصنیف ''مسرّ ویراں'' ہے جو اپنے برادر اصغر مولانا حبیب الرحمان یزدانی شہیدؒ کے حالات اور ان کی خدمات جلیلہ پر ہے۔ یہ کتاب بھی مطبوع ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مولانا یزدانی مرحوم کو جیسا زرخیز دماغ، جیسا دوراندیشی اور حکمت اور تقریر کرنے کی جیسی صلاحیت اور لوگوں میں جس طرح کی مقبولیت دی تھی یہ سب ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم تھا۔

وہ اب یہاں ہیں جہاں ایک روز سب کو جانا ہے مگر جن لوگوں کو ان کے ساتھ کام کرنے یا ان سے ملنے جلنے کا موقع ملا وہ ان کی شرافت اور مرنجاں مرنج انداز طبع، خوش اخلاقی کے معترف ہوں گے۔ اور ان کے لیے دعائیں کریں گے کہ ان کی زندگی کے روشن کارنامے ان کے لیے توشہ آخرت بنیں اور وہ بارگاہ الٰہی میں یہ کہہ رہے ہوں گے:

رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین

☆☆......☆☆☆......☆☆

تبصرہ کتب

نام کتاب: اسلامی عقیدہ

تالیف: محمد بن جمیل زینو

ترجمہ: ابو محمد حافظ عبدالستار حماد

ناشر: دارالسلام 36 لوئر مال لاہور

اسلام میں صحیح عقیدے کو نہایت اساسی مقام حاصل ہے صحیح عقیدہ وہ ہے جس کے ماخذ قرآن وسنت ہوں۔ عمل صالح کی اٹھان جب صحیح عقیدے پر ہو تو وہ ثمر آور ہو جاتا ہے اور مردود سے مقبول بن جاتا ہے۔

زیر نظر رسالہ ''اسلامی عقیدہ'' فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو کے اسلامی عقائد کے بارے میں لکھے گئے نہایت جامع کتابچے ''خذ عقیدتك من الكتاب والسنة الصحيحة'' کا ترجمہ ہے۔ جسے شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالستار حماد نے اُردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ عقیدہ کے متعلق یہ کتابچہ انتہائی اہم سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے ہر جواب کے ساتھ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے دلیل دی گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کو جواب کے صحیح ہونے کا اطمینان ہو جائے، اس لیے کہ ''عقیدہ توحید'' ہی انسان کی دنیاوی اور اخروی کامیابی وسعادت کے لیے بنیاد ہے۔ یہ کتابچہ مختصر ہونے کے باوجود نہایت مفید ہے۔ اس میں توحید اور دیگر عقائد نہایت آسان انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ الحمدللہ یہ رسالہ بعض مدارس میں شامل نصاب ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ رسالہ بچوں اور بچیوں کے تمام مدارس میں شامل نصاب ہو۔ ہر گھر میں موجود ہو ہر مسلمان اسے پڑھے اور اپنے عقیدے کو درست کرے۔ دارالسلام کی طرف سے یہ رسالہ سالہا سال سے شائع ہو رہا ہے مگر اب اسے نظر ثانی کے بعد جدید انداز میں پیش کیا جارہا ہے۔ آخر میں موضوع کی مناسبت سے عقیدہ توحید کے متعلق علامہ عبدالرزاق ملیح آبادی کا نہایت جامع مضمون، جو انہوں نے 1952ء میں ''کتاب الوسیلہ'' اُردو ایڈیشن کے مقدمے کے طور پر لکھا تھا، شامل کیا گیا ہے۔ 64 صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ نہایت ہی مفید ہے، پڑھنے سمجھنے میں بہت آسان، طباعت نہایت ہی عمدہ اور گیٹ اپ بہت خوبصورت ہے یہ کتابچہ دارالسلام سیکرٹریٹ سٹاپ 36 لوئر مال، غزنی سٹریٹ اُردو بازار، Y-260 بلاک ڈیفنس لاہور، دارالسلام F-8 مرکز اسلام آباد اور دارالسلام مین طارق روڈ کراچی سے دستیاب ہے۔

نام کتاب: هدية الاطفال

تالیف: مولانا مفتی عبدالولی خان

ناشر: دارالسلام 36 لوئر مال لاہور

بچہ جب بڑا ہوتا ہے اور اس کا عقل وشعور بھی بڑھتا جاتا ہے تو ذہن میں طرح طرح کے سوالات جنم لینے لگتے ہیں مثلاً ہم کون ہیں؟ کس لیے پیدا کیے گئے ہیں؟ ہمارا دین کیا ہے؟ ایمان کسے کہتے ہیں؟ توحید کے کیا معنی ہیں؟ افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ اکثر والدین دین کی بنیادی باتوں اور زندگی کے اصل مقاصد سے خود بے خبر ہوتے ہیں اس لیے وہ اپنے بچوں کو صحیح جواب نہیں دے پاتے اور اکثر حالتوں میں غلط اور خلاف شریعت جواب دیتے ہیں۔

اس صورتحال کے پیش نظر ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی جو بچوں کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے فطری سوالات کا صحیح اور تسلی بخش جواب دے کر ان کی اعلیٰ دینی اور اخلاقی تربیت کا ذریعہ بنے۔ یہ کتاب اس مقصد کو بہ تمام وکمال پورا کرتی ہے اسی لیے اس کی تعلیم وتدریس نہایت ضروری ہے۔

زیر نظر ''هدية الاطفال'' سوال وجواب کے پیرائے میں مرتب کی گئی ہے جو کہ والدین، اساتذہ اور بچوں کے لیے راہنما کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں اسلام، ارکانِ اسلام، جہاد، ایمان، ارکانِ ایمان، جنت، جہنم، شرک، وصیلہ، صحابہ کرام، مسلمانوں کے باہمی اختلافات، اخلاقیات، اسلامی آداب، علم اور اس کی فضیلت جیسے موضوعات کو عام فہم اور آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ہر گھر اور لائبریری کی ضرورت ہے اور اس قابل ہے کہ اسے دینی مدارس اور سکولوں کے نصاب میں داخل کیا جائے۔

64 صفحات پر مشتمل یہ کتاب بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کے لیے خوبصورت تحفہ ہے۔ کتاب کا سرورق بہت عمدہ ہے یہ کتاب دارالسلام سیکرٹریٹ سٹاپ 36 لوئر مال، غزنی سٹریٹ اُردو بازار، Y-260 بلاک ڈیفنس لاہور، دارالسلام F-8 مرکز اسلام آباد اور دارالسلام مین طارق روڈ کراچی سے دستیاب ہے۔

☆☆..........☆☆..........☆☆

...سین مدنی کی والدہ محترمہ کا سانحہ ارتحال

...: جماعت اہلحدیث گوجرانوالہ کے وفد کی نماز جنازہ میں شرکت

22 جنوری بروز جمعہ ... جناب مولانا جابر حسین مدنی (بانی مرکز نداء الاسلام رینالہ خورد) کی والدہ محترمہ اور مولانا عبداللطیف حلیم (نائب مدیر تنظیم اہلحدیث) کی خوشدامن ... وفات پا گئیں (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ اور تہجد گزار تھیں۔ مرکز کی تعمیر کے سلسلے خصوصی طور پر انکی کاوشوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ... نے اپنی اولاد کی تربیت دینی خطوط پر کی یہی وجہ ہے کہ ان کی ساری اولاد ہی دین اسلام کے ساتھ گہرا شغف رکھنے والی ہے ان کی کاوشوں اور دعاؤں کی وجہ سے مولانا جابر حسین مدنی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں بھی گئے اور وہاں سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد بطور مدرس 15 سال جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور میں خدمت سرانجام دیتے رہے۔ اور اب مرکز نداء الاسلام میں نگرانی اور تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جو کہ مرحومہ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

نماز جنازہ کی امامت کے فرائض جناب حافظ عبدالغفار روپڑی نے انجام دیے۔ نماز جنازہ میں جناب حافظ عبدالوہاب روپڑی، مناظر اسلام مولانا عبداللہ نثار، مولانا محسن نثار گوجرانوالہ، جامعہ اہلحدیث کے اساتذہ قاری حنیف مدنی، مولانا شفیع انور، مولانا عبدالجبار مدنی، مولانا اسحاق حقانی، قاری ساجد، مولانا ابو رجال، قاری فیاض، حافظ امتیاز احمد، حافظ نصر اللہ بھٹی (السدیس ٹریول) منیجر شہادت طور، لیاقت باورچی اور طلباء میں سے حافظ مبین ڈوگر، خالد صادق، شمعون ظہیر، محمد شوکت، عدیل اشرف، منیر احمد، نوید احمد بھٹی، قاری مختار (بند روڈ لاہور) جماعت اہلحدیث پنجاب کے امیر میاں محمد سلیم شاہد، امیر جماعت اہلحدیث گوجرانوالہ حکیم طارق ثاقب، ناظم اعلیٰ گوجرانوالہ مولانا سلمان شاکر، مولانا عبدالقدیر بٹ، قاری افضل سلفی و دیگر تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دوسرے روز شیخ الحدیث مفتی عبیداللہ عفیف صدر مدرس جامعہ اہلحدیث وفد کے ہمراہ تشریف لے گئے جن میں امیر طلبائے جامعہ اہلحدیث حافظ عبدالخالق، قاری عبدالظاہر آف چھانگا مانگا اور حافظ عمران ظہور بھی شامل تھے، انہوں نے مولانا جابر حسین مدنی سے انکی والدہ کے انتقال پر تعزیت کی۔

اللہ کے حضور دعا ہے کہ اللہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین خصوصاً حافظ محمد حسین، مولانا جابر حسین مدنی، میاں محمد ایوب صابر، جناب عبدالشکور، جناب عبدالقیوم کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)۔ ادارہ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

منجانب: شہادت طور، تنظیم اہلحدیث لاہور 03004583187

سیاستدانوں کو ملکی دولت سے دور رکھا جائے

گوجرانوالہ جماعت اہلحدیث پنجاب کے امیر میاں محمد سلیم شاہد نے کہا ہے کہ آئندہ ماہ ملک کی سیاست میں انقلابی تبدیلی آنے والی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ سیاستدانوں کو اقتدار سے محروم ہونا پڑے گا۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اب وقت آ چکا ہے کہ سیاستدانوں کو ملکی دولت سے دور رکھا جائے اور ملک کی سلامتی اور ترقی کے لیے کام کیا جائے انہوں نے کہا کہ سیاستدان قوم کو بتائیں کہ انہوں نے پاکستان کے قیام سے لیکر اب تک اپنے وطن کے لیے کونسے سنہری کارنامے سرانجام دیئے ہیں انہوں نے کہا جمہوریت کے دعویدار ملک کو لوٹ کر کھا رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ملکی خزانے خالی ہو چکے ہیں انہوں نے کہا کہ اس وقت پوری قوم کی نظریں ملک کی اعلیٰ قانونی عدالتوں کی طرف ہیں۔ اب قوم کا ہر فرد سیاستدانوں سے بیزار ہو چکا ہے اور ان سے نجات چاہتا ہے اس لیے آئندہ ماہ ملک میں انقلابی تبدیلی آتی نظر آ رہی ہے انہوں نے کہا کہ جب تک جمہوریت کے دعویدار اسلامی نظام کی طرف مائل نہیں ہوتے ملک میں امن اور سکون قائم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے پچھلے دنوں ایک بیان میں جو کہا کہ وہ قرآن وسنت کے مطابق نظام چلانا چاہتے ہیں قابل تحسین ہے لیکن قوم اب عملاً ان وعدوں کو پورا ہوتا دیکھنا چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ دہشتگردی اور خودکش حملوں نے ملک کی معیشت اور ملک کے نظام کو درہم برہم کر کے رکھ دیا ہے جو کہ افسوسناک ہے انہوں نے کہا کہ خودکش حملے اور دہشتگردی پھیلانے والے ملک اور اسلام کے وفادار نہیں ہیں۔

بقیہ: اٹھو وگرنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی

معاملہ کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے اس وقت بھی دریائے چناب اور جہلم کا نصف سے زائد پانی بھارت نے روک رکھا ہے جس کے باعث جنوبی پنجاب اور سندھ کے اضلاع خشک سالی کی لپیٹ میں ہیں۔ موجودہ ڈیموں میں پانی کم ہورہا ہے اور بجلی کی پیداوار میں بھی کمی آرہی ہے جس کے نتیجے میں ترقی تو کیا موجودہ اقتصادی ترقی کی رفتار بھی جاری رکھی نہ جاسکے گی۔ ارباب اختیار کو بابائے قوم حضرت قائد اعظم کا فرمان یادرکھنا چاہیے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اس مسئلہ کو پس پشت ڈالنے کی بجائے اس کے حل کے لیے تمام ممکنہ ذرائع اختیار کرنا چاہئیں۔ اس کے ساتھ ہی سیاسی مصلحتوں سے نکل کر قومی سوچ پیدا کر کے کالاباغ ڈیم کی تعمیر اور دیگر ڈیموں کی منصوبہ بندی کی جائے۔ اب اور بے توجہی ہمیں بھوک پیاس اور تیرگی ہی دے گی جس سے وطن عزیز کی سلامتی کو شدید خطرہ لاحق ہوگا۔

آخر میں جناب مجید نظامی کا قول قحط سے مرنے کی بجائے بھارت سے جنگ کر کے مرنا بہتر ہے۔ موجودہ بحرانوں کو آئندہ نسل پر نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے آسانیاں چھوڑ کر جانا چاہیے۔

اٹھو وگرنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی

مولانا ابراہیم خلیل منصور پوری کی وفات

مولانا عطاء اللہ حنیف، حکیم مولانا یحییٰ عزیز ڈاہروی، حافظ محمد صدیق، مولانا محمد حنیف محمدی، حافظ عبدالمنان، حاجی حبیب اللہ صاحبان کی طرف سے مولانا عبدالرشید لوگوی کے داماد پروفیسر مولانا محمد ابراہیم منصور پوری (فاضل جامع تعلیم الاسلام ماموں کانجن) استاد اسلامیہ کالج سول لائن لاہور کی اچانک وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور کہا کہ مرحوم بے لوث، مخلص، ہردل عزیز، مہمان نواز اور نڈر خطیب و بہترین ادیب جیسی خوبیوں کے مالک تھے اور جماعت اہل حدیث کے قیمتی اثاثہ تھے۔ مرزائیت، یہود و نصارا اور باطل نظریات کی تردید مولانا ابراہیم کے پسندیدہ موضوعات تھے۔ ان کی وفات سے اہلیان ضلع قصور عالم ربانی اور درویش صفت انسان سے محروم ہوئے بلکہ ان کی یادیں ہمیشہ آتی رہیں گی۔

[دعاگو: محمد اسلم پیارا کوٹ رادھا کشن قصور]

ملزمان کو پھانسی دی جائے

مولانا شفاء اللہ وسیم صاحب بی ایم اے (B-M-A) اوکاڑہ والوں کے قریبی عزیز چوہدری محمد جاوید کے نوجوان بیٹے زین کے اغواء برائے تاوان اور قتل کے سانحہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع قصور کے رہنماء مولانا محمد شفیع، حافظ حسن محمود کمیرپوری، مولانا بارک اللہ صمصام، مولانا محسن خالد اور قاری محمد ابراہیم کاظم نے اس سانحہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جن ملزمان نے نوجوان طالب علم کو جس بے دردی کے ساتھ قتل کیا ہے یہ بہت افسوس ناک واقعہ ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اغواء برائے تاوان اور قتل کے ملزمان، دینی، شرعی اور اخلاقی طور پر معافی کے قابل نہ ہیں بلکہ دہشت گرد قاتل ہیں ایسے ملزمان کو بلاتاخیر سرعام پھانسی دی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسا جرم کرنے کی علاقے بھر میں جسارت نہ کرسکے۔

[شریک غم حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹ رادھا کشن ضلع قصور۔]

آہ! ماسٹر الحاج غلام قادرؒ بھی چل بسے!

مرکزی جامع مسجد طوبیٰ اہلحدیث 134/9.L. ساہیوال کے بانی اور امیر ماسٹر الحاج غلام قادرؒ 5 جنوری بروز منگل بقضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' نماز جنازہ اگلے دن دوپہر 2 بجے گورنمنٹ ہائی سکول کے وسیع میدان میں مولانا احمد یار صدیقی امیر مرکزی جمعیت ضلع ساہیوال نے پڑھائی نماز جنازہ سے پہلے مولانا قاری محمد حسن سلفی نے مرحوم کی خدمات وحسنات پر روشنی ڈالی جب کہ قبر پر دعا مولانا قاری امجد فاروق عدیل نے کروائی ماسٹر غلام قادرؒ نے شرافت اور نیکی والی زندگی بسر کی جامع مسجد کی تعمیر وتزئین میں بھرپور حصہ لیا اور ہر وقت مسجد کے معاملات کی فکر میں رہتے علماء کرام کے بہت قدردان اور سخی انسان تھے پیرانہ سالی کے باوجود نماز ظہر وعصر مسجد میں ادا کرتے وہ ہائی سکول میں عرصہ تقریباً 40 سال تک بطور ٹیچر خدمات سرانجام دیتے رہے ہزاروں کی تعداد میں ان کے شاگرد ہیں۔ وہ جماعت کے امیر بھی تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور قبر کو جنت کا باغ بنائے۔ ان کے بیٹے میاں حاجی عبدالحفیظ، حاجی عبدالجبار، چوہدری عبدالغفار، چوہدری محمد اصغر اور ان کے پوتوں کو انہی کی طرح نیکی والی زندگی گذارتے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ [شریک غم: قاری محمد حسن سلفی خطیب مرکزی جامع مسجد طوبیٰ 34/9.L. ساہیوال 0300-942384]

☆☆ ...... ☆☆☆ ...... ☆☆☆

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون ہیڈ آفس (042) 5854010
فون نمبر اعلاء (042) 6581025
تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

جامعہ کے طلباء کے لیے سعودی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمد اللہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ و رئیس المناظرین حضرت مولانا عبدالقادر روپڑیؒ۔ تاسیس اول 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ تجدید تاسیس 1949ء لاہور۔

شعبہ جات جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے۔ (۱) تحفیظ القرآن الکریم (۲) درس نظامی (۳) وفاق المدارس السلفیہ (۴) دار الافتاء (۵) تصنیف والتالیف (۶) تقابل ادیان (۷) دعوت والارشاد (۸) کمپیوٹر لیب (۹) طب اور اس کے ساتھ ساتھ بی اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سالانہ اخراجات جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام اور ملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 55 لاکھ روپے سے تجاوز کر چکا ہے جو اللہ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

ترسیل زرکا پتہ اکاؤنٹ نمبر 7066-7 یونائیٹڈ بنک برانڈرتھ روڈ لاہور پاکستان

صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے حضرات متوجہ ہوں

جامعہ اہلحدیث کے طلباء کے تدریسی و رہائشی کمرہ جات کی بیسمنٹ کی تعمیر کے لیے مندرجہ ذیل میٹریل کی ضرورت ہے۔

(۱) 22 ٹن سریا (۲) 1900 بوری سیمنٹ (۳) 80 سینکڑے کرش بجری جو کہ 12 ٹرک بنتے ہیں
(۴) 50 سینکڑے ریت جو کہ 10 ٹرک بنتے ہیں اس کے علاوہ لیبر کے اخراجات تقریباً 12 لاکھ روپے ہیں

[مخیر احباب اس کی تعمیر میں حصہ لیکر صدقہ جاریہ بنائیں: جزاکم اللہ]

ترسیل زر برائے تعمیر اکاؤنٹ نمبر 8-9331-010 یونائیٹڈ بنک برانڈرتھ روڈ لاہور پاکستان

منجانب: حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور
فون: 042-7656730 موبائل: 0300-9476230